## سوال

(305)ایک مسئلہ وراثت (ثالث)

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنے دادا مرحوم کی جائیداد سے ملنے والی وراثت کو صرف اپنے تصرف میں لاتا ہے، بہنوں کو اس سے محروم رکھتا ہے اور اسے صرف اپنی اولاد کے نام کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ مجوزہ اقدام شریعت کے مطابق ہے، وضاحت فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں محمد ایوب کا مجوزہ اقدام شریعت کے خلاف ہے کیونکہ اولاً کوئی بھی باپ اپنی زندگی میں وراثت کے طور پر اپنی جائیداد اپنی اولاد کو نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وراثت موت کے بعد بنتی ہے اور کسی کی موت کے وقت جو ورثا زندہ موجود ہوں وہ اس وراثت کے حقدار ہوتے ہیں۔ مذکورہ صورت میں اس بات کا قطعی علم نہیں کہ باپ کی وفات کے وقت اس کی اولاد میں سے کون کون زندہ تھا۔ ثانیاً متروکہ جائیداد میں اس کی ہمشیرگان بھی شریک ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''[1]

اس آیت کے پیش نظر محمد ایوب اپنے دادا کی متروکہ جائیداد کا اکیلا وارث نہیں بلکہ اس کی بہنیں بھی اس میں شریک ہیں۔ اسے اپنی ایک بہن کے مقابلہ میں دو گنا حصہ ملتا ہے۔ لہذا اپنی بہنوں کو مقررہ حصہ دے کر باقی جائیداد میں تصرف کرنے کا حق دار ہے وہ بھی شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے۔ اگر محمد ایوب اپنے دادا کی متروکہ جائیداد میں اپنی بہنوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنی اولاد کے نام کرنا چاہتا ہے تو اس کا یہ اقدام شریعت کے خلاف ہے، اسے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

**فتاویٰ اصحاب الحدیث**

**جلد4۔ صفحہ نمبر:282**

محدث فتویٰ